روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 28

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 6 ستمبر 2003ء 8 رجب 1424 ہجری 6 تبوک 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 202

شہید کا مقام

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی جنت میں داخل ہوتا ہے وہ وہاں سے واپس دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا اگرچہ اس کو زمین کی ساری دولتیں مل جائیں مگر شہید کی جو عزت اور تکریم آخرت میں کی جاتی ہے اس کی وجہ سے وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں لوٹے اور دس دفعہ خدا کی راہ میں مارا جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب تمنی المجاہد حدیث نمبر 2606)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عام لوگوں نے شہید کے معنی صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ جو شخص لڑائی میں مارا گیا یا دریا میں ڈوب گیا یا وباء میں مر گیا وغیرہ۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اسی پر اکتفاء کرنا اور اسی حد تک اس کو محدود رکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے استقامت اور سکینت کی قوت پاتا ہے۔ اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کر سکتا۔ وہ مصیبتوں اور مشکلات میں سینہ سپر رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر محض خدا تعالیٰ کے لئے اس کو جان بھی دینی پڑے تو فوق العادت استقلال اس کو ملتا ہے اور وہ بدوں کسی قسم کا رنج یا حسرت محسوس کئے اپنا سر رکھ دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ بار بار مجھے زندگی ملے اور بار بار اس کو اللہ کی راہ میں دوں۔ ایک ایسی لذت اور سرور اس کی روح میں ہوتا ہے کہ ہر تلوار جو اس کے بدن پر پڑتی ہے اور ہر ضرب، جو اس کو پیس ڈالے، اس کو پہنچتی ہے۔ وہ اس کو ایک نئی زندگی، نئی مسرت اور تازگی عطا کرتی ہے۔ یہ ہیں شہید کے معنی۔

پھر یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے۔ عبادت شاقہ جو لوگ برداشت کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں ہر ایک تلخی اور کدورت کو جھیلتے ہیں اور جھیلنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ شہد کی طرح ایک شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں۔ اور جیسے شہد فیہ شفاء للناس (النحل:70) کا مصداق ہے۔ یہ لوگ بھی ایک تریاق ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں آنے والے بہت سے امراض سے نجات پا جاتے ہیں۔

اور پھر شہید اس درجہ اور مقام کا نام بھی ہے جہاں انسان اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے یا کم از کم خدا کو دیکھتا ہوا یقین کرتا ہے۔ اس کا نام احسان بھی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 276)

الفضل کی حفاظت اور استفادہ کا ایک طریق

مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب لکھتے ہیں۔

''روزنامہ الفضل'' میں تاکید آ رہی ہے کہ ان پرچوں کو تحفظ فراہم کیا جائے اور اگر فاضل پرچوں کو تلف کی ضرورت پیش آئے تو یہ عمل بھی بہت احتیاط سے کیا جائے اس سلسلہ میں عرض ہے کہ خاکسار مطالعہ کے دوران موضوعات پر نشان لگا دیتا ہے اور دوسرے مقررہ اوقات میں ہر موضوع کے مضامین پرچے سے علیحدہ کر کے الگ الگ فائلوں میں محفوظ کرتا ہوں تا کہ کسی ایک موضوع پر مواد ایک جگہ مہیا ہو جائے اور نئے مضامین معرض تحریر میں آتے چلے جائیں۔ جو موضوعات جس ترتیب کے ساتھ میں نے جمع کئے ہیں وہ افادہ عام کے لئے درج ذیل ہیں:۔

(1) سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (2) سیرۃ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (3) سیرت صحابیاتؓ (4) ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود (5) سیرت مسیح موعود کے چیدہ واقعات (6) رفقاء حضرت مسیح موعود (7) حضرت مصلح موعود کے ارشادات (8) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی روح پرور یادیں (9) خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (10) مجالس عرفان (11) آسمان احمدیت کے درخشندہ ستارے (12) شہدائے احمدیت (13) اسیران راہ مولا (14) شعرائے احمدیت (15) کاروان احمدیت (16) معلومات عامہ وغیرہ۔

علم دوست احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی یہ طریقہ اختیار کریں تو ان کی معلومات میں بھی کافی اضافہ ہوگا اور دعوت الی الحق کے لئے کافی مواد میسر آ جائے گا۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود حضور کے خلفاء اور تاریخ احمدیت کے مطالعہ کے لئے کافی وقت درکار ہے جس کی کمی اخبار الفضل کے روزانہ مطالعہ اور موضوعات کے ایک جگہ مرتب ہونے کی صورت میں پوری کی جا سکتی ہے۔

یہ کتنا سستا سودا ہے تم کیوں اس سے کتراتے ہو

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

2001ء ④

23 جولائی راولپنڈی میں سخت بارش سے نالہ لئی میں سیلاب آ گیا۔ ایک احمدی نوجوان سہیل اظہر صاحب ایک لڑکے کو بچانے کی کوشش میں ڈوب گئے۔ مگر بچہ صحیح سلامت نکل آیا۔ اسی نالہ میں 27 جولائی 1956ء کو بھی سیلاب آیا تھا اور ایک احمدی نوجوان حفیظ احمد صاحب بھی ایک لڑکے کو بچاتے ہوئے ڈوب گئے تھے۔

27 تا 29 جولائی اطفال الاحمدیہ پاکستان کے 8ویں سالانہ علمی مقابلہ جات۔ 45 اضلاع کے 378 اطفال اور 94 زائرین نے شرکت کی۔

28 جولائی بوسنیا کا تیسرا جلسہ سالانہ۔ حاضری 270۔

28 جولائی فیصل آباد میں شیخ نذیر احمد صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

28 جولائی کانگو کی تحصیل کیری کا پہلا ریجنل جلسہ سالانہ۔

جولائی انصاراللہ کیرلہ کا ماہانہ رسالہ ''ستیہ مترم'' کے نام سے جاری ہوا۔

3 اگست حضور نے فرمایا کہ ہندوستان میں 70 فری ہومیو ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں اور دنیا بھر میں متفرق مقامات پر بھی اسی طرح کی ڈسپنسریاں قائم ہیں ہر ملک کے امیر کا فرض ہے کہ احباب کو ان سے مطلع کرے۔

5,4 اگست انصاراللہ جرمنی کا 21واں سالانہ اجتماع۔ حاضری 1800

5,4 اگست انصاراللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع۔ 70 مجالس کے 676 انصار اور 204 زائرین نے شرکت کی۔

12,11 اگست لجنہ فرانس کا 15واں سالانہ اجتماع۔

12 اگست ناصر آباد کشمیر کی بیت نور کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

12 تا 14 اگست خدام الاحمدیہ پاکستان کی 7ویں سالانہ صنعتی نمائش۔ 33 اضلاع کے 172 خدام نے 2 ہزار سے زائد اشیاء پیش کیں۔

18 اگست حضور بلجیئم تشریف لائے۔

19,18 اگست کانگو کا 8واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 2976 تھی۔

19 اگست حضور نے بیلجیئم میں بیت الرحیم ہاسلٹ اور مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔

19 تا 31 اگست حضور کا دورہ جرمنی۔

19 اگست حضور بیت السبوح جرمنی میں تشریف لائے۔

25,24 اگست لجنہ اماء اللہ غانا کا 23واں سالانہ اجتماع۔ حاضری 10 ہزار سے زائد۔

24 تا 26 اگست برطانیہ میں منہ کھر کی بیماری کی وجہ سے جماعت کا مرکزی جلسہ برطانیہ کی بجائے جرمنی میں منعقد ہوا۔ حاضری 48 ہزار سے زائد تھی۔

حضور نے خطابات فرمائے۔ صدر جرمنی اور غانا نے پیغامات بھیجے 3 افریقن بادشاہوں نے شرکت کی۔

دوسرے دن کے خطاب میں حضور نے فرمایا کہ 174 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے 4 نئے ممالک یہ ہیں قبرص، وینزویلا، مالٹا، آذربائیجان۔

54 زبانوں میں قرآن کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کے 49 زبانوں میں تراجم طبع ہو چکے ہیں۔ 35 زبانوں میں کتب اور فولڈرز تیار کیے گئے۔

عرب، جرمن، بلقان اور ترک اقوام کے الگ الگ جلسوں میں 4 ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 268

ایک عارفانہ دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیاض سے ماخوذ

''آخر ربیع الثانی 1307ھ در مجلسے فرمودند۔ میری تو یہ دعا ہوتی ہے:

اللھم ارض عنّی رضاء لاسخط بعدہ واغفرلی مغفرۃ لااخذ بعدھاً

(الفضل 4 اپریل 1931ء صفحہ 1)

یعنی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آخر ربیع الثانی 1307ھ (نومبر 1889ء) میں ایک مجلس کے دوران ارشاد فرمایا کہ میری تو یہ دعا ہوتی ہے کہ اے میرے خدا مجھ سے ایسا راضی ہو جا کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو اور اس طرح معاف فرما دے کہ بعد ازاں کوئی مواخذہ نہ ہو۔

قبول احمدیت کی نہایت دلچسپ سرگزشت

سیدنا و مرشدنا حضرت محمود المصلح الموعود کے قلم مبارک سے:-

''لوگ شور مچاتے ہیں، مخالفت کے لئے پورے جوش سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کی تدابیر سے اس کی آواز کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب وہ ایسا کرتے ہیں سعادت مند طبائع تحقیق کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اور آخر اس مخالفت کے نتیجہ میں وہ ایمان لے آتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک دوست جو بہت بڑے شاعر تھے۔ لغت کی انہوں نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کی دو تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں ریاست رام پور ان کو اس کام کے لئے وظیفہ دیا کرتی تھی قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود سے ملے آپ نے ان سے پوچھا آپ کو ہمارے سلسلہ کی طرف کیسے توجہ پیدا ہوئی؟ انہوں نے بڑی سادگی سے جواب دیا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کس طرح؟ انہوں نے عرض کیا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا رسالہ ''اشاعۃ السنۃ'' ہمارے ہاں آیا کرتا تھا میں یہ تو جانتا ہی تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب بہت بڑی شہرت رکھنے والے اور سارے ہندوستان میں مشہور ہیں مگر ان کے رسالہ کو دیکھ کر بار بار میرے دل میں خیال آتا کہ اگر ان کے دل میں اسلام کا واقعی درد تھا تو انہیں چاہئے تھا کہ مدرسے جاری کرتے، قرآن اور حدیث کے درس کا انتظام کرتے، لوگوں کو اسلامی احکام پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتے۔ مگر انہیں یہ کیا ہو گیا ہے کہ سارے کام چھوڑ کر بس ایک بات کی طرف ہی متوجہ ہو گئے ہیں اور دن رات احمدیت کی مخالفت کرتے رہتے ہیں اس میں ضرور کوئی بات ہے چنانچہ مجھے ان کی مخالفت سے تحقیق کا خیال پیدا ہوا اور میں نے کسی شخص سے اپنے اس شوق کا اظہار کیا اس نے مجھے ''درثمین'' پڑھنے کے لئے دی۔ میں نے اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں جب آپ کا کلام دیکھا تو میں نے کہا لو پہلا جھوٹ تو یہیں نکل آیا کہ کہا جاتا تھا مرزا صاحب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں حالانکہ جو عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے دل میں پایا جاتا ہے اس کی موجودہ زمانہ میں نظیر ہی نہیں ملتی۔ اس کے بعد میں نے مزید تحقیق کی اور آخر میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ احمدیت سچی ہے۔

اسی طرح ہر سال مجھے دس بیس خطوط ضرور ایسے آ جاتے ہیں جن میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ جب ہم نے احمدیت کی مخالفت میں کتابیں پڑھیں تو ہمارے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ہم جماعت احمدیہ کی کتابیں بھی پڑھ کر دیکھیں۔ چنانچہ ہم نے آپ کی کتب کا مطالعہ کیا اور ہمیں معلوم ہوا کہ سچے عقائد وہی ہیں جو آپ کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ لوگوں کی طرف سے مخالفت میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ بالکل جھوٹ ہے اس لئے ہم آپ کی بیعت میں شامل ہوتے ہیں''

(تفسیر کبیر ''الانشراح'' صفحہ 145)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

دنیا کے چوٹی کے شعراء نے کیفیات کے اعلیٰ تقاضوں پر زبان دانی کی قیود کو قربان کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بلند پایہ شاعری اور پرشوکت مضامین

"کلام طاہر" کی نظر ثانی کے دوران حضور کے ارشادات اور رہنمائی

مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

قسط چہارم آخر

نظم نمبر 22:

ظالم نے اپنے ظلم سے آپ
اپنے ہی افق دھندلائے ہیں

کے متعلق آپ نے تجویز دی ہے کہ 'آپ' کی بجائے 'خود' بھی ہوسکتا ہے۔ آپ کی تجویز منظور ہے۔ بہت اچھی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ ٹھیک ہے اس کے مطابق اب اسے یوں کردیں:

ظالم نے اپنے ظلم سے خود
اپنے ہی افق دھندلائے ہیں

(مکتوب 5 دسمبر 1993ء)

نظم نمبر 23:

بحر عالم میں اِک بپا کر دو
پیار کا غلغلہ تلاطم عشق

خاکسار نے پہلے مصرع میں اِک کی جگہ 'تم' تجویز کیا جو حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمالیا مگر جب مسودہ اصلاح کے لئے گیا تو 'تم' کو پھر 'اِک' ہی تحریر کروایا۔ میرے توجہ دلانے پر آپ نے بڑا دلچسپ جملہ لکھا:

'بحر عالم میں اک بپا کردو' والے مصرع میں 'اِک' کی بجائے 'تم' کی اجازت دی ہوگی لیکن بادل نخواستہ دی ہوگی کہ آپ کی ہر بات کا تو انکار نہیں ہوسکتا۔ ویسے مجھے تو 'اِک' کے ساتھ زیادہ پسند ہے"۔

(مکتوب 5 دسمبر 1993ء)

الفاظ اور تلفظ کی غلطیوں کے بارہ میں رہنمائی

حضور نے تحریر فرمایا: لفظ 'بھبا کے' سے متعلق آپ کی بات درست ہے کیونکہ 'بھبک' سے 'بھبا کا' کسی ڈکشنری میں نہیں ملا۔۔۔ دراصل ہماری بچپن کی Slang تھی۔ خوشبو کے لیئے ہمارے ذہن میں قادیان میں جو تصور پیدا ہوتا تھا وہ گویا اس طرح تھا کہ چھوٹا سا خوشبو کا جھونکا ہوتو اسے 'بھبکا' کہتے مگر خوشبو کا ایسا بھبکا کہ گویا فوارہ پھوٹ پڑے اس کو ہم بچپن کی Slang میں 'بھبا کا' کہا کرتے تھے۔ اسی طرح اگر شدید بدبو کا ذکر کرنا ہوتا تو اس کو ہم اس طرح بیان کیا کرتے تھے کہ فلاں شخص یا جگہ سے تو بدبو کے بھبا کے اٹھ رہے ہیں۔ پس ایسی Slangs مختلف علاقوں میں رائج ہوجاتی ہیں جو ڈکشنریوں میں راہ پانے کے لئے لمبا عرصہ لیتی ہیں۔ اس لئے میں آپ کی بات مانتا ہوں۔ یہ لفظ ابھی تک عرف عام کی سند نہیں پاسکا لیکن ممکن ہے ہمارے گھر کی حدود تک محدود رہا ہو۔ پس اس مصرع کو اب اس طرح تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

سینے میں مرے ذکر کی اک دھونی رما کے
بیٹھا رہا وہ ذکر کی اک دھونی رما کے
اک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رما کے

غالباً یہ آخری بہتر ہے مگر تینوں میں سے جو آپ پسند کرلیں۔ اس معاملہ میں آپ کی پسند پر اعتماد کرتا ہوں۔ اگر تینوں ہی دل کو نہ لگیں تو مجھے ایک اور موقع دیں" (مکتوب 5 دسمبر 1993ء)

"مہک":

لفظ مہک کے متعلق آپ کی بات درست ہے۔ یہ مَہک اور مَہَک دونوں طرح آجاتا ہے۔ مگر مجھے تو مَہک سے زیادہ لگاؤ ہے اور ہمارے گھروں میں بھی مَہَک ہی پڑھا جاتا تھا۔ لیکن اہل زبان ح، ہ، ھ سے پہلے زبر آجائے تو اس میں امالہ بھی کرتے ہیں جیسے رہنا، کہنا، سہنا وغیرہ۔ اسی طرح میں بھی مَہَک کو مَہَک کی بجائے امالہ کرکے مہک پڑھتا ہوں لیکن بعض شعراء جب ضرورت سے زیادہ اپنی اردو جتاتے ہیں تو وہ محک کے وزن پر مَہَک پڑھتے ہیں"۔

(مکتوب 4 دسمبر 1993ء)

چاروں اور بجی شہنائی:

اور پر زبر نہیں ہے۔ یہ لفظ اور ہے اَور نہیں۔ اَور کا مطلب ہوتا ہے مزید جب کہ اور کا مطلب ہے سمت۔ جس طرح چور کو چَور پڑھنا جائز نہیں اسی طرح اور کو اَور پڑھنا جائز نہیں"۔

(مکتوب 5 دسمبر 1993ء صفحہ 8)

ضائع:

"لفظ ضائع کا ایک تلفظ اگرچہ 'ضایا' بھی چل پڑا ہے مگر جب ادبی کلام پڑھا جائے تو پھر اس کو ضایا پڑھنا یا لکھنا غلط ہے اور اس کو پسند نہیں کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود اس سے بہت الرجک تھے۔ لیکن اب یہ عرف عام میں مستعمل ہوچکا ہے۔ اس لئے اس کے اوپر کوئی گرامیرین دھونس ڈالنی مناسب نہیں۔ زبان دانی کی دھونس لفظوں پر ضرور چلتی ہے۔ لیکن جب کوئی لفظ غلط العام ہوجائے تو پھر اس کے سامنے ادب کی ساری لگامیں ڈھیلی پڑجاتی ہیں۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ حضرت مصلح موعود کافی عرصہ لفظ 'ضایا' کے خلاف احتجاج فرماتے رہے ہیں مگر پھر بھی 'ضایا' راہ پاہی گیا ہے۔ آپ اس ناپسندیدگی کا اظہار اکثر ایسے پڑھنے والوں پر فرماتے تھے جو آپ کے کلام میں "ضایا میرا پیغام............" پڑھ دیا کرتے تھے۔ اور ایسے اعلیٰ ادبی کلام میں واقعی ضائع کو ضائع ہی پڑھنا چاہئے اور ضایا نہیں کہنا چاہئے .... باقی جو عام درست الفاظ ہیں ان میں اگر کوئی غلط پڑھے تو بہت تکلیف دیتا ہے مثلاً نشان کو نَشان پڑھنا............"

(مکتوب 5 اپریل 1995ء صفحہ 3)

معراج:

اردو کتب لغات اسے تانیث میں پیش کرتی ہیں مگر ہم نے قادیان میں ہمیشہ اس کو مذکر ہی سنا اور ذہنی طور پر معراج کو تانیث کے ساتھ باندھنے پر دل آمادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے عملاً یاں سمجھ لیں کہ ضد کرکے اس غلطی پر اصرار کیا ہے۔ 'نبیوں کا سرتاج......' کہنے کے بعد اگر یہ کہا جائے کہ 'ابنائے آدم کی معراج' تو گھٹیا سی ترکیب نظر آتی ہے جو معراج کی شان کے خلاف ہے۔ پس مجھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ہی ابنائے آدم کا معراج دکھائی دیتے ہیں۔ نہ کہ ابنائے آدم کی معراج۔ پس بعض ایسے مقامات بھی ہوتے ہیں کہ جہاں شاعر اپنا حق سمجھتا ہے کہ چاہے دنیا اس کے کسی استعمال کو غلط قرار دے وہ اپنی مرضی سے عمداً کسی خاص مقصد کے پیش نظر اپنی غلطی پر مُصر ہو"۔

(مکتوب 16 جنوری 1993ء صفحہ 17)

کہہ رہا ہے خرام باد صبا
جب تلک دم چلے مُدام چلو

'خرام' مندرجہ بالا شعر میں پہلی اشاعت میں مؤنث باندھا گیا تھا۔ نظر ثانی کی مؤدبانہ درخواست پر نہ بُرا مانا، نہ گستاخی پر محمول سمجھا۔ کھلے لفظوں میں حقیقت حال بیان فرمائی۔ اعلیٰ ظرفی اور وسیع القلبی کا ایسا مظاہرہ دنیا کے بڑوں میں کہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ حصہ صرف اس سبق کے لئے بھی بہت اہمیت رکھتا ہے کہ بڑا دل دکھانے سے کوئی چھوٹا نہیں ہوجاتا۔ وضاحت سے تحریر فرمایا:

"خرام کے متعلق میری غلط فہمی ان شعروں کی وجہ سے ہے جن میں لفظ خرام استعمال ہوا اور جہاں ضمیر لفظِ خرام کی طرف نہیں بلکہ مضاف کی طرف جاتی ہے جیسے:

موج خرام ناز بھی کیا گل کتر گئی

اسی طرح میرے علم میں خرام کے معنوں میں جتنے لفظ مستعمل ہیں وہ سب چونکہ تانیث کا مرتبہ رکھتے ہیں جیسے چال ورفتار وغیرہ۔ اس لئے اس خیال سے بھی ہمیشہ اس لفظ کو تانیث کے درجہ پر رکھتا رہا۔ اب آپ نے توجہ دلائی تو لغات اٹھا کر دیکھیں جس سے معلوم ہوا کہ اہل ادب کے ہاں اس کے مؤنث استعمال کی کوئی سند نہیں۔ ویسے بھی یہ شعر کچھ کمزور تھا کیونکہ صبا تو صبح کی ہوا کو کہتے ہیں شام کی ہوا کو نہیں اور صبا کا پیغام صبح چلنے کا تو ہوسکتا ہے، شام کے چلنے کا نہیں۔ لیکن چونکہ یہ دونوں نظمیں جو جلسہ میں پڑھی گئیں جلسہ سے چند دن پہلے شروع ہوئیں اور جلسہ کے ہنگامے کے دنوں میں مکمل ہوئیں اس لئے پوری طرح نظر ثانی نہیں ہوسکتی تھی۔ اگر خرام لفظ استعمال ہوتا تو پھر بھی مؤنث میں ہی ہوتا تھا۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ متبادل شعر میں یہ لفظ آتا ہی نہ۔ اس لئے اگر وقت ملا تو پہلا مصرع تبدیل کرکے 'الفضل' کو ترمیم کے لئے لکھ دوں گا ورنہ اس شعر کو حذف کرنے کیلئے اعلان کروایا جاسکتا ہے"۔

(مکتوب 12 نومبر 1991ء)

درد:

.... ضمناً یاد آیا کہ شعروں میں تو درد لفظ کا مذکر استعمال ہی ملتا ہے جیسے:

درد منت کش دوا نہ ہوا

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے

لیکن بول چال میں بسا اوقات 'سر درد ہو رہی ہے' سننے میں آتا ہے۔ یا 'مجھے درد ہو رہی ہے' اس کو آپ کس مقام پر رکھیں گی۔ کیا غلط العام شمار ہوگا یا غلط شمار ہوگا؟ (مکتوب 12 نومبر 1991ء)

نون اور نون غنہ

کتنے کھنڈر محل بنائے گئے
کتنے محلوں کے کھنڈرات بنے

اکثر و بیشتر تو خاکسار کے بچگانہ بلکہ بیوقوفانہ مشوروں پر تبصرہ میں معرفت کے نکتے حاصل ہوئے۔ دو مقامات ایسے بھی ہیں جہاں ڈھنگ سے توجہ نہ دلا سکنے کی وجہ سے وضاحت موصول ہوئی۔ مثلاً مندرجہ بالا شعر میں 'کھنڈر' کے 'ن' کی آواز نون غنہ ہوتی تو بہتر تھا۔ خوف اس قدر مسلط تھا کہ نہ جانے کیا لکھ دیا۔ مناسب وضاحت نہ کی جواب موصول ہوا۔

"دوسرے خط میں جو آپ نے 'کھنڈر' لفظ پر نظر ثانی کے لئے بڑی ہی ملائمت سے توجہ دلائی ہے اس کے لئے معذرت کی تو کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن آپ نے وضاحت نہیں کی کہ اس پر اعتراض کیا ہے۔ مجھے ابھی سمجھ نہیں آئی کہ لفظ کھنڈر پہ اعتراض کیا ہے۔ اگر یہ وہم ہے کہ کبھی کھنڈر محل نہیں بنائے گئے تو یہ درست نہیں۔ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ بارہا کئی شہر اجڑے اور پھر آباد کئے گئے اور جو محل کبھی آباد تھے ان کے کھنڈروں کو آباد کیا گیا۔

موہنجوداڑو کے متعلق یہی ذکر آتا ہے۔ ویسے بھی دنیا میں یہی ملتا ہے کہ بعض محل ویران ہوئے اور پھر ان کھنڈرات کو آباد کیا گیا۔ اگر کوئی اور بات ہے تو بے تکلفی سے لکھیں۔ سقم کی طرف توجہ دلانا تو قابل تحسین ہے۔ بے شک مجھے بتائیں کیا کمزوری نظر آ رہی ہے اور اگر اس کا کوئی اچھا حل نظر آئے تو وہ بھی تجویز کر دیں۔

غالباً دلّی والے لفظ 'کھنڈر' پڑھتے ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو شعر یوں کر لیں

جو کھنڈر تھے محل بنائے گئے
اور محلوں کے کھنڈرات بنے"

(مکتوب 11 دسمبر 1989ء)

تاریکی پہ تاریکی اندھیروں پہ اندھیرے

دوسرا موقع جہاں 'ن' اور 'ں' کی بات واضح نہ کر سکنے کی وجہ سے 'پٹائی' ہوئی۔ تحریر فرمایا:

"آپ کا خط ملا۔ 'اندھیروں پہ اندھیرے' کے متعلق آپ نے لکھا ہے کہ اسے اَن دھیرا پڑھنا پڑتا ہے۔ اس سے میں آپ کا جو مطلب سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ نون غنہ غائب سا پڑھا جائے جو وزن میں اضافہ نہ کر سکے۔ آپ کے نزدیک اگر نون غنہ پڑھا جائے تو 'سویروں پر سویرے' کی طرز اور وزن پر 'اندھیروں پر اندھیرے' پڑھا جائے گا۔ ورنہ اَن اور دھیرا دو سے پڑھنے پڑیں گے۔ آپ کی دلیل بڑی واضح ہے اور خلاصہ اس کا یہی نکلتا ہے کہ نون غنہ اس طرح ادا ہو کہ گویا زائد لفظ موجود ہی نہیں۔ اس طرح ادھیرے اور اندھیرے کا ایک ہی وزن ہوگا۔ اسی اصول کو مندرجہ ذیل مثالوں پر بھی چسپاں کر کے دکھائیں۔

'انگاروں پر انگارے' اس میں آپ اَن گارہ پڑھیں گی، یا نون غنہ کے ساتھ 'اَن گارہ' کر کے پڑھیں گی۔ اور اگر نون غنہ پڑھیں گی تو کیا نون کالعدم سمجھا جائے گا اور اگارے اور انگارے کو ایک ہی وزن پر پڑھا جائے گا؟ صاف ظاہر ہے کہ جب نون غنہ آئے تو بعض دفعہ بہت خفیف پڑھا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ وہ بعد والے حرف میں مدغم ہو کر اس میں ایک قسم کی تشدید (ھذ) پیدا کر دیتا ہے۔ پس باوجود اس کے کہ انگارے کو اَن گارے نہیں پڑھتے۔ پھر بھی نون کے گاف میں ادغام کی وجہ سے گاف میں ایک قسم کی تشدید آ جاتی ہے لیکن واضح تشدید نہیں ہوتی۔ پس اس کو اپنے ذہن میں دہرائیں تو میری بات سمجھ میں آ جائے گی کہ انگارے اور اگارے دونوں کا ایک ہی وزن نہیں جب کہ آپ کے بتائے ہوئے طریق سے دونوں کا ایک ہی وزن بنتا ہے جو 'سویرے' کے وزن پر ہے۔ اسی طرح 'انگشت' لفظ ہے پھر 'انبار' ہے 'انجام' ہے نیز 'انگشت' ہے۔ اسے 'اَن گشت' نہیں پڑھا جاتا۔ اور نہ ہی اَن گشت پڑھا جاتا ہے اسے انگشت پڑھا جاتا ہے۔ میں آپ کو مصرع بتاتا ہوں:

انگشت نمائی سے کچھ بات نہیں بنتی

اس کو چاہے 'اَن گشت' پڑھیں یا 'انگشت' وزن پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح 'دندان' ہے اس کو نہ 'دن دان' اور نہ دَن داں پڑھا جاتا ہے۔ آپ کے اصرار نے مجھے انگشت بدنداں کر دیا ہے کہ آپ "اندھیروں پر اندھیرے" کو سویروں پر سویرے کے وزن پر پڑھنا چاہتی ہیں جب کہ میں اسے قندیلوں پر قندیلیں' اور زنجیروں پر زنجیروں کے وزن پر پڑھتا ہوں نہ "زَن جیریں"۔

(مکتوب 5 دسمبر 1993ء)

بعد میں آپ نے اس مصرع کو تبدیل فرما دیا:

تاریکی پہ تاریکی گہرائی پہ گہرائی

نون غنہ ایک اور جگہ قابل توجہ ہو گیا تھا۔

'کس حال میں ہیں یاران وطن'

میں ایک مصرع ہے:

'آزاد کہاں وہ ملک جہاں
قابض ہو سیاست پر ملاں'

خاکسار نے عرض کی کہ 'مُلاں' کی بجائے 'مُلا' ہونا چاہئے 'ں' کی ضرورت نہیں۔ آپ سے اتفاق ہے۔ نون غنہ کٹوا دیں۔ آپ کی اس بہت عمدہ تجویز پر بے حد شکریہ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء"

(مکتوب 22 اکتوبر 1993ء)

مگر بعد کی ایک نظم میں اس مصرع میں نون غنہ زائد کہنے پر آپ نے فرمایا کہ 'مُلاں' کہنے میں جس نفرت کا اظہار ہوتا ہے 'مُلا' سے ممکن نہیں اس لئے ایسے ہی رہنے دیں۔

سوچا بھی کبھی تم نے کہ کیا بھید ہے مُلاں

(پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے فون پر بتایا)

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے۔ 2001ء میں لندن سے 'کلام طاہر' کا نیا ایڈیشن شائع ہوا۔ حضور پرنور کے ارشاد پر نئی شامل ہونے والی نظموں کی پروف ریڈنگ اور گلاسری کی تیاری کی سعادت نصیب ہوئی۔ لندن سے جو کتاب شائع ہوئی وہ بدرجہا خوبصورت ہے۔ لجنہ کراچی کی اشاعت کا اسلوب برقرار رکھا جس کی ہم سب کو بہت خوشی ہے۔ کتاب موصول ہوئی جس پر پیارے آقا کا دلفریب نوٹ تھا:

"پیاری عزیزہ امتہ الباری ناصر صاحبہ

کلام طاہر کے تعلق میں آپ کے بہت ہی قیمتی مشورے ملتے رہے ہیں اور بڑی محنت سے آپ نے اس کی گلوسری بنائی ہے۔ اس کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے، حق ادا نہیں ہو سکتا۔ بہرحال میری طرف سے یہ عید کا تحفہ، جس میں آپ کا بڑا دخل ہے، ذرا تاخیر سے پیش ہے، قبول فرمائیں"۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد

(18 دسمبر 2001ء لندن)

دستخط کر کے مجھے بھیجی کلام طاہر
آپ جیسا کوئی دلدار نہ دیکھا نہ سنا
اپنے عشاق سے یہ پیار نہ دیکھا نہ سنا
لطف اور ایسا طرحدار نہ دیکھا نہ سنا

کلام طاہر کی تیاری کے مہ وسال میری زندگی کا سنہری دور تھا۔ گل تو ہوتے ہی حسین ہیں 'خار' بھی بہت حسین تھے۔ حضور انور کی خدمت میں خط لکھنا:

چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد

والا معاملہ نہیں ہوتا۔ جان و ایمان ہتھیلی پر رکھا ہوتا ہے۔ آپ کی طرف سے جواب موصول ہوتا تو ہر دفعہ یہ سوچ کر کھولتی کہ لکھا ہوگا۔

"عزیزہ! اگر مبلغ علم کی کوتاہ قامتی کا یہ عالم ہے تو زحمت نہ ہی کریں جزاکم اللہ"۔ مگر آپ نے بڑے تحمل و برداشت بلکہ صبر سے میری کوتاہیوں سے صرف نظر فرمایا۔ اور سمجھا سمجھا کر حوصلہ بڑھاتے رہے۔ میری جھولی میں ایسے لعل و جواہر بھی ہیں جن پر مجھے بجا طور پر عاجزانہ فخر ہے۔ یہ بھی کلیۃً آپ کا حسن نظر ہے۔

'ظہور خیر الانبیاء 1993ء کے جلسہ سالانہ لندن اور پھر جرمنی میں پڑھی گئی۔ کچھ ترامیم و اضافے کے بعد اس کا حسن دوبالا ہو گیا تھا۔ میں نے حضور انور کی خدمت میں نظم سن کر اپنے تاثرات لکھے۔ میں نے تو کیا لکھا ہوگا ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں مگر آپ کا مکتوب آپ کے حسن و احسان کا مرقع ہے۔

"آپ کی طرف سے لجنہ امریکہ سے خطاب کا اردو ترجمہ اور میرے کلام کا کتابت شدہ مسودہ موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اپنے خط میں آپ نے نعت "ظہور خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم" کے حوالے سے جو تبصرہ کیا ہے اس میں دو باتیں قابل غور ہیں۔

ایک تو یہ کہ ماشاء اللہ بہت ہی خوبصورت زبان میں تبصرہ کیا ہے اور جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ بھی بہت لطیف ہیں۔ اور یہ بھی بالکل درست ہے کہ اس نظم پر محض آپ کی یاد ہی نہیں آئی بلکہ جذبہ احسان کے ساتھ یاد آتی رہی۔ کیونکہ اس کے بہت سے شعر ایسے تھے جن کے متعلق مجھے خیال تھا کہ اصلاح کے محتاج ہیں لیکن وقت نہیں ملتا تھا آپ نے درست طور پر ان کی نشان دہی کی اور اصلاح کروا کے چھوڑی ورنہ میں کئی سال سے اسے ٹال رہا تھا اس لئے یہ نعت اور اس کے علاوہ کئی اور نظموں پر آپ کی توجہ کے نتیجہ میں جو وقت نکالا ہے یہ مواقع ہمیشہ جذبہ احسان کے ساتھ آپ کی یاد دلاتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

(مکتوب 22 اکتوبر 1993ء)

رکھتی نہیں ترتیب سے یادیں کبھی لیکن
باندھا ہے ترے نام کا ایک باب علیحدہ

میرے اس علیحدہ باب میں الگ باندھ کے رکھا ہوا ایک مکتوب مجھے بے حد عزیز ہے۔ اس میں پیارے آقا کی شخصیت کے کئی روپ کھلتے ہیں۔ دست مبارک سے تحریر فرمایا:

29-9-90

عزیزہ مکرمہ امتہ الباری ناصر

جلسہ پر پڑھی جانے والی نظموں کے متعلق محبت بھرے رنگارنگ خطوط ملتے ہیں لیکن سب پر محبت کا رنگ غالب رہتا ہے اس لئے پوری طرح اطمینان نہیں ہوتا کہ کسی نے متوازن تنقیدی نظر سے بھی جائزہ لیا یا نہیں۔ کبھی کبھی سلسلہ کے بعض چوٹی کے شعراء اور ادیب بھی جب اپنی پسند کا اظہار کرتے ہیں تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ تعریف تو سچی کر رہے ہیں لیکن خامیوں کے متعلق صرف نظر کر جاتے ہیں۔

آپ کا آج کا خط مستثنیٰ ہے۔ پہلی بات تو یہ نمایاں ہے کہ تمام تر سچ ہے۔ اور سچ کے سوا کچھ نہیں۔ جہاں کچھ اصلاح کی گنجائش دیکھی وہ بڑے ملائم و لپسند الفاظ میں تجویز کر دی۔ انکسار کی آمیزش نے ان الفاظ کو اور بھی شائستہ بنا دیا۔

دوسری نمایاں بات یہ ہے کہ آپ کے تبصرہ میں بھنورے کا سا رنگ پایا جاتا ہے۔ دور ہی سے دیکھا اور سونگھا نہیں بلکہ بھنورے کی طرح ہر شعر کے دل میں ڈوب کر پردوں میں لپٹی ہوئی روح سے شناسائی کے بعد لب کشائی کی ہے۔ یہ تو میں نہیں کہتا کہ میرے دل کی سب باتوں تک آپ اتر گئیں لیکن یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ بند کواڑوں والے گھر کو راستہ چلتے ٹھہر کر نہیں دیکھا بلکہ کواڑ کھول کر اندر سے بھی جائزہ لیا۔

ایک اور بات یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ کواڑ کھلوائے نہیں خود کھولے ہیں یعنی آپ کی اپنی چابی ہی سے تالے کھل گئے۔

جہاں تک اصلاح کے اشاروں کا تعلق ہے ذوق لطافت سے تو انکار نہیں لیکن میری سوچیں جن راہوں سے گزر چکی ہیں ان کا آپ کو علم نہیں۔

ہم نے کوئلہ کوئلہ اپنا دل............

باقی صفحہ 6 پر

مختلف اقسام کے جنگی طیارے، ان کی ساخت اور کارکردگی

یہ طیارے سینکڑوں مسافر، بڑی فوجی گاڑیاں، توپیں اور ٹینک اٹھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں

طاہر احمد نسیم صاحب

انسان کو خدا تعالیٰ نے عقل وخرد کی انتہائی بلندیوں کو چھو لینے کی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں اور مختلف قوانین قدرت میں دسترس حاصل کر کے زیادہ اونچا ہو جانے کی صلاحیت سے نوازا ہے کہ اس جیسی صلاحیتیں رکھنے اور اپنی اپنی فیلڈ میں بہت اونچا مقام حاصل کر لینے والے دوسرے انسان اس کو حیرت سے دیکھتے ہیں اور اس کے کارنامے ان کیلئے کسی جادوئی کرشمہ سے کم نہیں ہوتے۔ ہر میدان کے اونچے درجہ کے سپیشلسٹ کا دوسرے میدان کے تمام سپیشلسٹ کے مقابل پر یہی حال ہے۔ بظاہر عام معمولی سے دکھائی دینے والے قوانین قدرت اپنے اندر اتنی زیادہ وسعت اور طاقت رکھتے ہیں کہ اس طاقت کو مجتمع کر کے انتہائی اونچے درجہ کے کام لئے جاسکتے ہیں۔ ہوا کو کسی جگہ میں پمپ کر کے قید کرنے کے نتیجہ میں اتنا زیادہ پریشر پیدا کیا جاسکتا ہے کہ پورے کا پورا بحری جہاز یا کئی منزلہ عمارت کے سائز کی پوری فیکٹری کو زمین سے اونچا اٹھا کر میلوں دور تک چلایا جاسکے۔ حرارت سے پانی کے بخارات میں تبدیل ہونے کے عمل کے ذریعہ ریلوے انجن کے چلانے کی بات تو پرانی ہو چکی ہے۔ اب تو اس عمل سے ایٹمی بجلی گھر پورے کے پورے شہروں کو بجلی مہیا کر رہے ہیں۔ ہوا کے تیز چلنے کے نتیجہ میں اس کے پریشر میں کمی واقع ہو جاتی ہے اس معمولی سے قانون قدرت کے نتیجہ میں اتنے بڑے بڑے سائز کے ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں کہ پانصد مسافروں۔ بڑی بڑی فوجی گاڑیوں اور توپوں کی پوری کھیپ اور ساٹھ ٹن وزنی ٹینکوں کو لے کر ہزاروں میل کا سفر کر سکتے ہیں۔

ہوائی جہاز کیسے اڑتا ہے

آپ کسی نالکی کے پائپ کو پانی کی ٹونٹی کے ساتھ جوڑ کر اس کے ذریعہ پانی ادھر ادھر لے جاتے ہیں۔ جب آپ اس کے سرے کو دو انگلیوں میں دبا کر سوراخ چھوٹا کر دیتے ہیں تو پانی میں پریشر بڑھ جاتا ہے اور وہ دور تک جانے لگتا ہے۔ لیکن اس پریشر بڑھنے کیساتھ ہی پانی کی مقدار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یہی اصول ہوا کے چلنے میں بھی کام کرتا ہے۔ آپ کاغذ کی ایک شیٹ کو ہاتھ میں پکڑی ہوئی پنسل جس کو آپ نے ایک سرے سے تھام کر آگے کی طرف بڑھا رکھا ہو پر اس طرح رکھیں کہ وہ پنسل پر نیچے کی طرف لٹک رہی ہو۔ اب آپ اوپر کی طرف سے آہستہ سے کاغذ پر پھونک ماریں۔ اس کے نتیجہ میں پھونک والی جگہ پر ہوا کی رفتار بڑھ جانے سے یہاں ہوا کے پریشر میں کمی واقع ہو جائے گی جب کہ نچلی جانب کا پریشر اس سے زیادہ ہوگا تو اس کے نتیجہ میں کاغذ کی شیٹ ذرا سی اوپر کی طرف اٹھے گی۔ بس یہ ہے وہ کمزور سا قانون قدرت جس کے بل پر جمبو جیٹ ہوائی جہاز 500 مسافروں کو لے کر 600 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہزاروں میل کا فاصلہ طے کرتا پھرتا ہے جب کہ پروں کی ساخت اور جہاز کے جسم کی ساخت کی تبدیلی کے ساتھ اس ہوا کے پریشر کو رفتار میں تیزی پیدا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہوئے کنکورڈ سپر سانک ہوائی جہاز 1500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے صرف تین گھنٹہ میں ہزاروں میل چوڑے بحر اوقیانوس کو عبور کر کے لندن سے نیویارک جا پہنچتا ہے۔ راز صرف اتنا سا ہے کہ ہوائی جہاز کے پروں کو اس طرح بنایا جاتا ہے کہ اوپر سے کچھ ابھرے ہوئے نیم گولائی کی صورت میں جب کہ نچلی جانب سے بالکل چپٹے ہوتے ہیں۔ جب ہوائی جہاز اپنے انجن کے زور پر پہیوں پر دوڑتا ہے تو سامنے سے ہوا تیزی کے ساتھ پیچھے کی طرف گزرتی ہے۔ پروں کی خصوصی ساخت کی وجہ سے پر کا اوپر کا حصہ نیم گولائی کی شکل میں ہونے کے باعث نچلی چپٹی سطح کی نسبت زیادہ رقبہ کا ہوتا ہے یعنی ہوا کو ایک ہی وقت میں نیچے کی نسبت اوپر کی سطح پر زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے اوپر کی طرف ہوا کی رفتار نچلی جانب کی نسبت زیادہ تیز ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے چھت کے پنکھے یا سائیکل کے پہیے کے گھومنے کی صورت میں مرکز میں رفتار کم ہوتی ہے اور باہر کی طرف زیادہ کیونکہ دو حصوں سے ایک ہی وقت میں چکر مکمل کرنا ہوتا ہے۔ اب پر کے اوپر کی جانب رفتار زیادہ تیز ہونے کی وجہ سے یہاں ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً نچلی طرف کا زیادہ دباؤ پر کو اوپر کی جانب اٹھاتا ہے۔ یہ دباؤ کا فرق ابتدا میں انتہائی معمولی ہوتا ہے لیکن جہاز کے دوڑنے کی رفتار کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس دباؤ میں مزید اضافہ کرتے کرتے نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ سینکڑوں ٹن کا وزن اٹھا کر جہاز اور ہیلی کاپٹر اڑتے پھرتے ہیں۔ اور دو ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار کے ساتھ 15 میل کی اونچائی تک پہنچ سکتے ہیں جہاں ہوا بہت زیادہ ہلکی اور لطیف ہونے کے باوجود ان کو سہارے رکھتی ہے۔ یہ سب کچھ انسان کے قوانین قدرت کا مطالعہ کر کے نتائج اخذ کرنے اور ان کو عملی طور پر استعمال کرنے کی صلاحیت کا نتیجہ ہے۔ ترقی یافتہ اقوام اور پسماندہ اقوام میں فرق انہیں قوانین قدرت میں دسترس حاصل کرنے کا فرق ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ ہمیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان میں کارفرما قوانین پر غور وفکر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

بمبار طیارے

ہوائی جہاز کی جسمانی ساخت، شکل اور پروں کی بناوٹ میں فرق کر کے اس کو مختلف قسم کی کارکردگی کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ بمبار طیارے، فائٹر طیاروں کی نسبت زیادہ بھاری بھرکم، لمبے پروں والے اور کم رفتار والے ہوتے ہیں اس لئے عام طور پر ان کے ساتھ فائٹر طیارے بھی بھیجے جاتے ہیں جو بمبار طیارے پر حملہ کرنے والے طیاروں سے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ موجودہ دور کی جنگ میں فضائی طاقت سب سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دشمن کے فوجی اہمیت کے ٹھکانوں، فوجی گاڑیوں، اہم تنصیبات کو تباہ کر کے دشمن کی کمر توڑنے کے ساتھ ساتھ خود اپنی فوج کو آگے بڑھنے میں ہوائی کور Cover فراہم کرنا اور دشمن کے علاقہ میں انتہائی اندر کی طرف اپنی فوج کو اتار کر اہم تنصیبات پر قبضہ کرنا اور دشمن کی فوج کو گھیرے میں لینے کا انتہائی اہم کام۔ ان سب کے لئے موثر ہوائی طاقت جنگی کارکردگی میں ریڑھ کی ہڈی کا کام کرتی ہے۔ اس لئے ہر ملک زیادہ سے زیادہ تیز رفتار اور تیزی سے مڑنے کی صلاحیت رکھنے والے طیارے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب کہ بھاری توپوں اور مشین گنوں سے مسلح بمبار طیارے ہزاروں پونڈ وزنی بم لے کر دشمن پر آگ اور فولاد کی بارش کر کے اسے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ 2003ء میں عراق پر امریکہ کی فتح صرف اور صرف اتنی فضائی برتری کی وجہ سے ہوئی۔ امریکہ کی فضائی فوج کا سامنا کرنے کے لئے عراق کے پاس کچھ نہیں تھا۔ تو صورت حال کچھ اس طرح تھی کہ ایک آدمی دوسرے پر ڈنڈے سے ضربیں لگاتا چلا جائے جب کہ دوسرا شخص ان ضربوں کو برداشت کرنے کی قوت پر بھروسہ کر رہا ہو۔ لیکن تا کجے؟ آخر وہ ضربیں کھا کھا کر بالآخر گر ہی جائے گا۔ یہ جو بغداد میں ریپبلکن گارڈز کا بڑا شہرہ تھا کہ دنیا کی مضبوط ترین اور بہادر ترین فوج ہے جو امریکیوں کے بغداد میں داخل ہونے کا انتظار کر رہی ہے اور اصل معرکہ اسی وقت ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ سب کچھ صحیح بھی ہوتا تو بھی فضائی بمباری کے مقابلہ میں کون کب تک ٹھہر سکتا ہے؟ ہتھیار نہ ڈالتے تو باری باری سب مر جاتے۔ اس کا کام صرف یہ تھا کہ شکاری کے ہرن پر فائر کر کے اسے ڈھیر کر دینے کے بعد اس کے قریب آ کر اسے دبوچ لے اور بس۔ امریکہ کے B-52 بمبار طیارے کو اس جنگ میں بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ یہ دیوقامت طیارہ ایک وقت میں ہزاروں پونڈ کے وزن کے بموں اور کروز میزائلوں کے ساتھ مسلح ہونے کے ساتھ ریڈار اور ہدف تلاش کرنے والے الیکٹرانک آلات سے لیس ہوتا ہے۔ اور بغیر وقفہ کے 660 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دس ہزار میل تک پرواز کر سکتا ہے۔ ایک اور طیارہ فائٹر اور بمبار دونوں صلاحیتیں رکھتا ہے اس کو FB-111 کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے پر لمبے ہوتے ہیں لیکن فائٹر کا کام کرتے وقت رفتار بڑھانے کے لئے دوران پرواز یہ اپنے پروں کو فولڈ کر کے پیچھے کی طرف رخ کر کے جسم کے ساتھ لگا لیتا ہے۔ جس طرح عقاب پروں کو فولڈ کر کے 200 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے شکار پر جھپٹتا ہے اسی طرح یہ طیارہ 900 میل فی گھنٹہ سے بڑھا کر اپنی رفتار کو 1900 میل فی گھنٹہ تک لے جاسکتا ہے۔ اس کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ دوران پرواز اس کو نئے سرے سے پیٹرول سے بھرا جا سکتا ہے۔ جس کے لئے KC-135 ٹینکر جہاز استعمال کیا جاتا ہے یہ جہاز ٹینکر جہاز کے پیچھے نچلی جانب آ کر اسی رفتار پر اڑتا ہوا ٹینکر سے لٹکنے والی پائپ کے ذریعہ پیٹرول حاصل کرتا ہے۔ فائٹر اور بمبار دونوں صلاحیتیں رکھنے کے باعث اس میں بمباری کرنے کے لئے بم اور میزائل بھی ہوتے ہیں اور دوسرے جہازوں سے لڑائی کے لئے ریڈار، ٹارگٹ تلاش کرنے کے لئے الیکٹرانک سسٹم اور گائیڈڈ میزائل بھی۔

لڑاکا طیارے

یہ طیارے عام طور پر بمبار طیاروں کو دشمن کے لڑاکا طیاروں سے تحفظ فراہم کرنے کا کام کرتے ہیں اور فضائی جنگ میں ان کا لڑائی کا منظر قابل دید ہوتا ہے سائز میں چھوٹے رفتار میں انتہائی تیز اور ادھر ادھر مڑ کر جھپٹا مارنے کی صلاحیتوں کی وجہ سے یہ دشمن کے اہداف کو چاہے وہ بمبار ہوں یا لڑاکا طیارے ہوں یا بحری جہاز یا دشمن کی جنگی تنصیبات بڑی کامیابی سے نشانہ بنا سکتے ہیں جتنی زیادہ اس طیارے کی رفتار اور مڑ کر جھپٹا مارنے کی صلاحیت ہوگی اتنا زیادہ یہ زیادہ کامیاب اور مہنگا طیارہ شمار ہوگا۔ اس سلسلہ میں امریکہ کے F-15، F-14 اور F-16 نے بڑی شہرت حاصل کی ہے۔ آواز کی رفتار سطح سمندر کی اونچائی پر 760 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ اس رفتار کو Mach کی اکائی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے بمبار طیاروں کی تو رفتار Mach سے کم ہوتی ہے لیکن لڑاکا طیاروں کی رفتار کو Mach کے ذریعہ ماپا جاتا ہے۔ امریکہ کے اکثر لڑاکا طیارے Mach دو اور اڑھائی کے ہوتے ہیں یعنی آواز کی رفتار سے دو گنا تیز جب کہ روس کا MIG-21 اور فرانس کا MIRAGE بھی دو Mach سے زیادہ تیز اڑ سکتے

ہیں۔ لیکن اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے یہ امریکی طیاروں کے مقابلہ میں کم تر شمار ہوتے ہیں۔ امریکہ کا F-14 اس قسم کے الیکٹرانک سسٹم سے لیس ہوتا ہے جو خراب موسم، رات کے اندھیرے اور بہت زیادہ دوری جہاں سے جہاز نظر بھی نہ آ سکتا ہو کے باوجود دشمن کے جہاز کی موجودگی کا پتہ چلا کر آٹومیٹک سسٹم کے ذریعہ اس پر ٹھیک ٹھیک نشانہ لگا سکتا ہے کسی بھی بمبار یا لڑاکا طیارے کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ جہاں وہ ایک طرف دشمن پر حملہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو وہاں دوسری طرف وہ خود کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے سسٹم سے بھی لیس ہو۔ عام طور پر دشمن طیارے کے گائیڈڈ میزائل طیارے کے پیچھے سے خارج ہونے والی حرارت اور گیسوں کا پیچھا کرتے ہوئے اسے آ لیتے ہیں یا ریڈار کی لہریں اس طیارے کی طرف بھیجی جاتی ہیں اور جب وہ اس سے ٹکرا کر واپس آتی ہیں تو میزائل ان پر سوار ہو کر طیارے تک پہنچتے ہیں۔ ان دونوں طریق کا توڑ بھی تلاش کر لیا گیا ہے۔ جس طرح سٹریٹیجک بیلسٹک میزائل کے سرے پر جو ایٹمی ہتھیار نصب ہوتا ہے جب وہ دشمن کے علاقہ میں پہنچتا ہے تو ہدف سے کافی پہلے بلندی پر ہی وہ پھٹ جاتا ہے اور اس میں سے کئی ایٹم بم نکل کر مختلف اہداف کا رخ کرتے ہیں اور یوں ایک ہی وار میں کئی ایٹم بم مختلف علاقوں میں گرائے جا سکتے ہیں۔ اس کا توڑ کرنے کے لئے اینٹی بیلسٹک میزائل بنایا گیا ہے دشمن کے راستہ میں ہدف سے کافی پہلے انہیں نصب کیا جاتا ہے اور جتنی تعداد میں دشمن کے میزائل سے ایٹم بم نکل کر آگے بڑھتے ہیں اتنی ہی تعداد میں اینٹی بیلسٹک میزائل ان پر داغے جاتے ہیں جو اپنے اندر نصب کمپیوٹر اور الیکٹرانک سسٹم کی بدولت اپنے اپنے دشمن بم کو تلاش کرنے اور فضا میں اس سے ٹکرا کر زمین پر پہنچنے سے قبل ہی تباہ کر دیتے ہیں۔ جس طرح امریکہ کے پیٹریاٹ نے عراق کے SKUD میزائلوں کو راستہ میں ہی تباہ کیا تھا۔ اب ان دفاعی اینٹی بیلسٹک میزائلوں کو دھوکا دینے کے لئے بیلسٹک میزائل کے ایٹمی ہتھیار میں سے برآمد ہونے والے ایٹم بموں میں ایک دو مصنوعی بم Decoy بھی شامل ہوتے ہیں تا کہ تباہ کرنے والے میزائل ان سے ٹکرا کر ضائع ہو جائیں۔ بالکل اسی طرح جنگی ہوائی جہاز دشمن کے ہوائی جہاز سے سامنا ہونے کی صورت میں اس قسم کے مصنوعی راکٹ فضا میں چھوڑتے ہیں جن میں سے جہاز کی نسبت زیادہ تیز حرارت کی لہریں خارج ہوتی ہیں اور اس طرح دشمن کا حرارت کا تعاقب کرنے والا گائیڈڈ میزائل جہاز کی بجائے اس مصنوعی جیٹ سے ٹکرا کر تباہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دشمن کے ریڈار سے بچنے کے لئے طیارہ اپنے پیچھے دھاتی پتریوں کی ایک بوچھاڑ خارج کرتا ہے جن میں سے ریڈار کی لہریں گزر کر طیارہ تک نہیں پہنچ سکتیں۔ ان باریک ٹکڑوں کو CHAFF کہا جاتا ہے۔ گندم کی کٹائی کے وقت جب اسے تھریشر میں ڈالا جاتا ہے تو ایک طرف سے گندم کے بیج اور دوسری طرف سے بھوسہ کے ٹکڑے توڑی کی صورت میں کٹ کٹ کر گرتے چلے جاتے ہیں اس توڑی کو CHAFF کہا جاتا ہے تو اسی شکل کے یہ دھاتی ٹکڑے ہونے کی وجہ سے انہیں CHAFF کا نام دیا گیا ہے۔ ریڈار کی لہروں سے بچنے کے لئے طیارے بہت نیچی اور بہت اونچی پرواز بھی کر سکتے ہیں۔

جاسوس طیارے اور ہیلی کاپٹر

کچھ طیارے ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں کسی قسم کے ہتھیار نہیں ہوتے۔ جیسے کہا جاتا ہے Shoot the Animals, But with a camera۔ ان میں دشمن کے حساس علاقوں اور دفاعی تنصیبات کا معائنہ کرنے اور ان کی تصاویر لینے کے لئے کیمرے اور دیگر آلات نصب ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ کام انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ بغیر اجازت غیر کے علاقے میں داخل ہونے اور فضائی حدود کی خلاف ورزی کرنے کا لازمی نتیجہ دشمن کی طرف سے مار گرایا جانا ہی ہے۔ چنانچہ یہ طیارے جنہیں Reconnaissance۔ طیارے کہا جاتا ہے تمام دیگر طیاروں کی نسبت زیادہ تیز رفتار اور اونچا اڑنے والے ہوتے ہیں تا کہ وہ دوسرے طیاروں اور میزائلوں کی زد سے بچ سکیں۔ چنانچہ یہ طیارے آٹھ ہزار فٹ یعنی تقریباً 15 میل کی بلندی تک جا سکتے ہیں اور ان کی رفتار تین Mach تک ہو سکتی ہے اور مسلسل تین ہزار میل تک پرواز کر سکتے ہیں۔ امریکہ کا U-2 جہاز خصوصی طور پر لمبے پروں والا طیارہ ہے جو آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر جا کر انجن کو بہت آہستہ چلا کر چیلوں اور گدھوں کی طرح ہوا کے دوش پر تیرتا رہتا ہے اور اس طرح ایندھن کی بچت کر کے بہت زیادہ لمبے فاصلے تک اڑ سکتا ہے جب کہ SR-71 تین Mach سے زیادہ تیز رفتار کے ساتھ 80 ہزار فٹ سے زیادہ بلندی پر اڑ سکتا ہے۔ بعض طیارے خصوصی طور پر ٹرانسپورٹ طیارے کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں ان کے پہیے بہت چوڑے اور بڑے سائز کے ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے پروں پر بھی ایسے آلات لگے ہوتے ہیں جن کی مدد سے یہ طیارے بغیر رن وے کے رف جگہوں پر بھی اتر سکتے ہیں۔ چنانچہ امریکہ کا C 5 A Galaxy ٹرانسپورٹ طیارہ ڈھائی ہزار من سامان اٹھا کر لے جا سکتا ہے۔ اور اس کا پچھلا حصہ کھول کر علیحدہ کر کے اس کے اندر پیچھے سے جہاز، ٹرک، ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں بھر کر پھر سے جوڑ کر ہزار میل کے فاصلہ تک یہ سامان پہنچایا جا سکتا ہے۔ ان طیاروں کو امریکہ نے جنگی ساماں عراق پہنچانے کے لئے استعمال کیا تھا۔ ان سے بھی بڑا ایک اور ٹرانسپورٹ طیارہ Superguppy ہے جو امریکہ کے خلائی جہازوں کے لئے راکٹوں کے علیحدہ علیحدہ حصے ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے کے کام آتا ہے۔ اس کے علاوہ ہیلی کاپٹروں کو بھی ٹرانسپورٹر یا لڑاکا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک ہی جگہ پر سے سیدھا اوپر پرواز کر جانے اور لینڈ کرنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ ہوا میں ایک ہی جگہ پر معلق رہ کر کام کرنے کی صلاحیت کی وجہ سے بعض لحاظ سے اس کو ہوائی جہاز پر فوقیت حاصل ہے۔ جب سامنے سے ہوائی مزاحمت نہ ہو جیسا کہ امریکہ کی عراق میں صورت حال تھی تو ہیلی کاپٹر مخصوص اہداف پر بہت زیادہ صحیح طور پر میزائل داغ سکتا ہے اور فوجوں کو اندرون ملک کسی بھی جگہ اتار سکتا ہے۔ اسی طرح زخمیوں کو میدان جنگ سے اٹھا کر محفوظ جگہ پہنچانے کے ساتھ ساتھ بھاری بھرکم فوجی گاڑیوں اور ٹینکوں کو نیچے لٹکتی ہوئی تار کے ساتھ اٹھا کر ادھر ادھر لیجا سکتا ہے۔ عراق میں امریکی Blackhawk ہیلی کاپٹروں کو خاص طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ جب کہ Cobra ہیلی کاپٹر کے اندر توپیں اور میزائل نصب ہوتے ہیں جن کی مدد سے یہ زمینی اہداف کے ساتھ ساتھ ہوا میں اڑنے والے جہازوں اور جنگی ہیلی کاپٹروں کو بھی نشانہ بنا سکتا ہے۔ ایک جدید ترین طیارہ VTOL کہلاتا ہے جو Vertica Take Off And Landing کا مخفف ہے۔ یہ طیارہ ہیلی کاپٹر کی طرح زمین پر ایک ہی مقام سے سیدھا اوپر پرواز کر سکتا ہے اور ایک ہی مقام پر لینڈ بھی کر سکتا ہے اور ہوائی جہاز کی طرح تیز سپیڈ بھی پکڑ سکتا ہے جو ہیلی کاپٹر میں ممکن نہیں ہے۔

ائرکرافٹ کیریئر

آخر پر ان بڑے لمبے سائز کے بحری جہازوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو اپنے اوپر 80 سے لے کر 95 ہوائی جہاز تک اٹھا کر ہزاروں میل دور سمندر میں ڈیرہ ڈال دیتے ہیں اور کسی بھی ہوائی مستقر یا ائر بیس کی طرح یہاں سے جنگی طیارے مع فوجی ساز و سامان اور فوجیوں کے قریب میں موجود دشمن کے اہداف پر حملے کر سکتے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ نے عراق پر حملہ کرنے سے قبل یہ کیریئر بحری جہاز عراق کے قریب سمندر میں پہنچا دیئے تھے۔ اگر امریکہ کو قریبی عرب ممالک کے ہوائی اڈے میسر نہ بھی ہوتے تو بھی ان کیریئر میں موجود اپنے طیاروں سے وہ اپنا کام کر سکتا تھا۔ عام طور پر کسی جہاز کو اڑنے اور اترنے کے لئے رن وے کی لمبی سڑک کی پٹی درکار ہوتی ہے جس پر وہ بھاگ کر ہوا میں بلند ہوتا ہے یا نیچے لینڈ کر کے پھر رکنے سے پہلے بھاگتا ہے۔ کیریئر بحری جہاز میں یہ لمبی سڑک دستیاب نہیں ہوتی۔ یہاں چھوٹی سی سڑک کے آخری سرے پر Catapult لگی ہوتی ہے جب جہاز بھاگ کر یہاں پہنچتا ہے تو وہ اسے زور سے ہوا میں آگے کی طرف اچھال دیتی ہے جس کے نتیجہ میں جہاز کی رفتار میں اچانک اتنا اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ ہوا میں بلند ہو سکے۔ اسی طرح اترتے وقت اس پٹی کے اطراف میں لگے ہوئے سپرنگ دار فولادی تار جہاز کو پکڑ لیتے ہیں اور بہت تھوڑے فاصلہ کے اندر اس کو روک لیتے ہیں۔ ان تمام جہازوں کو حفاظت کے لئے جہاز کی نچلی منزل میں پارک کیا جاتا ہے۔ باری باری سے لفٹ جہاز کو اوپر کے عرشہ تک اٹھا لاتی ہے۔ اور وہاں سے وہ فلائی کر جاتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

میں یہ امر مانع تھا کہ اوّل اس طرح ایک ایک کر کے کوئلے کے بعد دوسرے کوئلے کا تصور ابھرتا ہے جب کہ موجودہ جگہ پر کوئلہ کی تکرار پہلے ہی سے جل جل کر کوئلہ ہوئے ہوئے دل کا تصور پیش کرتی ہے۔ آنچل لہرانے یا بکھرانے میں یہ روک پیش نظر تھی کہ دو تین شعر جو اس غزل میں پڑھے نہیں گئے ان میں ایک آنچل لہرانے والا شعر بھی تھا۔ دوسرے یہ نہ بھی ہوتا تو شفق کے چہرے پر آنچل لہرانے یا بکھرانے کی بجائے گیسو بکھرانے کا مضمون زیادہ برمحل معلوم ہوتا ہے۔ آنچل سے یا پلو سے چہرہ چھپایا تو جاتا ہے چہرے پر آنچل لہرایا یا بکھرایا نہیں جاتا۔ جو شعر پڑھے نہیں گئے ان میں سے جو یاد ہیں وہ لکھ دیتا ہوں ۔

خالق کی طرح پربت بھی ایک نئی شان ہر آن بدلتا ہے

موسم کے رقص و سرود نے جلووں کا دربار لگایا ہے
چمپئی کاسنی اودے پیلے پھول کھلے ہیں
بہکی بہکی مست ہواؤں نے آنچل لہکایا ہے
دور افق پر اور ہی رت ہے چھائی ہے گھنگھور گھٹا
بادل نے بجلی نے، گرج نے ایک کہرام مچایا ہے۔

اس طرح کے سچے اچھے خط آپ بے شک، بے جھجک لکھا کریں۔ ایسے خطوط سے چلتے چلتے، رکے بغیر ستانے کے سامان ہو جاتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

آپ کی لجنہ کی معروفیات کی رپورٹ دل سے دعائیں لوٹتی ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد

وہ کرتے ہیں احساں پہ احساں ہمیشہ
وراثت میں پائی ہے شان کریمی

غنیمت ہے ناچیز ذرّوں کی خاطر
شفق میرے سورج کا شعر و ادب میں
ہے سایہ فگن آسماں معرفت کا
زمیں پہ بہت روپ آیا ہوا ہے
میں لاؤں کہاں سے وہ الفاظ جن میں
ادا کر سکوں شکریہ جیسا حق ہے
بہے جا رہے ہیں تشکر کے آنسو
مرا پگلا دل آج پگھلا ہوا ہے
بڑی عاجزی سے میں سر کو جھکائے
خدا سے یہی اک دعا مانگتی ہوں
میرے آقا کی ساری دعائیں ہوں پوری
علاوہ ازیں چاہئے اور کیا ہے

(الفضل انٹرنیشنل 4 اپریل 2003ء)

ایک تو کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے اور دوسرے کسی کام کو ذلیل نہ سمجھا جائے۔ (حضرت مصلح موعود)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب جھمٹ نائب وکیل المال ثالث کے بھائی مکرم ڈاکٹر رشید احمد چوہدری ابن چوہدری غلام مرتضٰی صاحب مرحوم بیرسٹر سابق وکیل القانون تحریک جدید مورخہ 22۔اگست 2003ء بروز جمعہ مختصر علالت کے بعد بعمر 63 برس انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ بعد نماز جمعہ بیت اقصیٰ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی تدفین کے بعد چوہدری نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ کمپیوٹر کلاس خدام الاحمدیہ مقامی

غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت درج ذیل کورسز کروائے جا رہے ہیں خواہش مند خدام رابطہ کریں۔

1۔ MS Visual Basic دورانیہ کورس (دو ماہ)
ٹوٹل فیس -/1500 روپے
ٹائم سہ پہر 30-3 بجے تا 30-5 بجے شام

2۔ گرافکس اینڈ ویب ڈیزائننگ دورانیہ کورس (ایک ماہ)
ٹوٹل فیس: -/700 روپے
ٹائم دوپہر 1:00 بجے تا 2:00 بجے

3۔ کمپوزنگ (ان پیج، کورل ڈرا، MS Word) دورانیہ کورس (ایک ماہ) ٹوٹل فیس -/700 روپے
ٹائم دوپہر 2:15 بجے تا 3:15 بجے

☆ فارم دفتر خدام الاحمدیہ مقامی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں فارم حاصل کرنے کی آخری تاریخ 8 ستمبر 2003ء ہے۔

☆ کلاسز کا آغاز انشاء اللہ 10 ستمبر 2003ء سے ہوگا۔

(مہتمم مقامی ربوہ)

درخواست دعا

مکرمہ آصفہ عباس صاحبہ زوجہ چوہدری عباس احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع جہلم حال مقیم پنڈ دادن خان بہت بیمار ہیں ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم کامران زاہد احمد صاحب مربی سلسلہ کی پھوپھی مکرمہ امتہ الحمید زوجہ محمد شریف صاحب دارالرحمت شرقی کچھ عرصہ سے شدید علیل ہیں۔ ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

سستا اور نئی قسم کا گیزر

جو دوست نئی قسم کا پانی گرم کرنے والا گیزر بنانے کا کاروبار کرنا چاہتے ہوں جس سے گیس کم خرچ ہوتی ہے وہ نظارت صنعت وتجارت سے رابطہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

سانحہ ارتحال

مکرمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب مرحوم سابق خادم (منادی) بیت المبارک مورخہ 22۔اگست 2003ء کی علی الصبح اڑھائی بجے انتقال کر گئیں۔ آپ کی عمر 83 سال تھی۔ اسی روز بعد نماز جمعہ بیت الاقصیٰ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ 1/3 کی موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے دعا کروائی۔ موصوفہ کا حضرت اماں جان کے ساتھ گہری عقیدت کا تعلق تھا اور ان کی تربیت کے نتیجہ میں بہت صابر وشاکر تھیں۔ آپ نے اپنی یادگار تین بیٹے مکرم احمد حسین شاہد صاحب کارکن نظارت اصلاح وارشاد مکرم راشد حسین ارشد کارکن بلدیہ ربوہ اور مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب ایڈیشنل نیشنل سیکرٹری ضیافت کینیڈا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ موصوفہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالحی صاحب کارکن نظارت تعلیم القرآن اور مکرم عبدالقیوم خان صاحب کارکن وکالت علیا تحریک جدید کے والد مکرم عبدالکریم خان صاحب ساکن محلہ نصیر آباد رحمان مورخہ 28۔اگست 2003ء بروز جمعرات بعمر 77 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اسی روز بعد نماز عصر مرحوم کی نماز جنازہ بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں بعد تدفین مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم حضرت علی شیر خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے اور مکرم عبدالرزاق خان صاحب دارالنصر وسطی کے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

فوجی اڈے پر بموں سے حملہ عراق کے شہر تکریت میں صدام حسین کے محل میں قائم امریکی فوجی اڈے پر مارٹر گنوں اور دستی بموں سے حملہ کیا گیا جس سے دو امریکی فوجی ہلاک ہو گئے اور جوابی حملے میں ایک عراقی جاں بحق ہو گیا۔ عراقیوں نے ایک امریکی ٹینک بھی اڑا دیا۔ تکریت میں آپریشن کے دوران بم میکر گرفتار اور بھاری اسلحہ برآمد کر لیا گیا۔ صدام کا ایک ساتھی بیوی اور بھائی سمیت گرفتار کر لیا گیا۔

افغانستان میں 5 ہلاک افغانستان میں فوجی اڈے پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا جس کے نتیجہ میں 2۔امریکیوں سمیت 5 ہلاک ہو گئے طالبان نے ہر صوبے میں فوجی کونسل بنا دی ہے۔

مزید فوج کی ضرورت نہیں امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ عراق میں مزید امریکی فوج کی ضرورت نہیں۔ بین الاقوامی اور عراقی فوج چاہئے۔ تاہم اندازاً ایک ڈویژن بین الاقوامی فوج درکار ہے۔ اسی طرح عراقی پولیس اور فوج کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے۔

عراق کی سنگین صورتحال برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ جنگ زدہ عراق میں صورتحال ابھی تک سنگین ہے اور مزید برطانوی فوج بھیجنے کے بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ صدام حسین کے حامی اور غیر حامی غیر ملکی عسکریت پسند عراق میں اتحادی افواج اور اقوام متحدہ کے عہدیداروں پر حملوں کے ذمہ دار ہیں۔ برطانوی وزیر دفاع نے کہا کہ اتحادی افواج پر حملوں میں اضافہ کے پیش نظر مزید فوج عراق بھیجی جا سکتی ہے۔

امریکہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور دوسرے سفارتکاروں نے امریکہ اور دوسری ایٹمی طاقتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایٹمی اسلحہ کے تجربات کے معاہدے کی توثیق کر دے معاہدے کی توثیق سے ایٹمی اسلحہ تیار کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

چیچنیا میں حریت پسندوں کے حملے چیچنیا میں حریت پسندوں کے تین حملوں میں 23 روسی فوجی ہلاک اور متعدد گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ جنگجوؤں نے مختلف اضلاع میں کئی علاقوں کا کنٹرول سنبھال لیا۔

میزائلوں کی بھاری کھیپ سعودی حکام نے ایک ایسے ٹرک کو قبضے میں لیا ہے جس پر زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل بھرے ہوئے تھے۔ میزائلوں کی یہ کھیپ کسی دہشت گرد گروپ نے منگوائی تھی۔

نئی امریکی قرارداد مسترد جرمنی اور فرانس نے عراق میں اقوام متحدہ کو زیادہ اختیارات دینے اور امن فوج کے بارے میں امریکی قرارداد کو ناکافی قرار دے کر مسترد کر دیا صدر شیراک نے کہا قرارداد جلد از جلد عراقی انتظام مقامی حکومت کو دینے کی فرانسیسی ترجیح پر پورا نہیں اترتی۔ امریکہ نے قرارداد کا مسودہ سلامتی کونسل کے ارکان میں تقسیم کر دیا۔ اگلے ہفتے باضابطہ طور پر سلامتی کونسل میں پیش کی جائے گی۔

امن روڈ میپ یورپی یونین نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امن روڈ میپ زندہ ہے۔ 2005ء تک الگ فلسطینی ریاست قائم کر دی جائے گی۔

اسرائیلی ہلاک مغربی کنارے کے علاقے جنین میں ایک فلسطینی نے اسرائیلیوں پر فائرنگ کر دی جس سے ایک اسرائیلی ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔ فوج نے 1800 فلسطینیوں کو اسرائیل میں داخل ہونے سے روک دیا۔

حزب اللہ کے ٹھکانوں پر حملہ اسرائیلی طیاروں نے جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ فضا سے زمین پر مار کرنے والے تین راکٹ فائر کئے گئے۔ حزب اللہ کے ترجمان نے بتایا کہ ہمارے فضائی ودفاعی یونٹ نے اسرائیلی طیاروں کو مار بھگایا۔

عرفات آئینی صدر ہیں فلسطین کے وزیراعظم محمود عباس نے یاسر عرفات کو فلسطینی عوام کا آئینی اور قانونی صدر قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ بائیکاٹ ختم کرے۔ انہوں نے پارلیمنٹ سے کہا میری مکمل حمایت یاسر عرفات کو حاصل ہے۔ جنگ بندی معاہدے کی ناکامی کا ذمہ دار اسرائیل ہے۔ ارکان میری مکمل حمایت کریں یا حمایت سے مکمل دست بردار ہو جائیں۔

برطانوی شہریت کیلئے انگریزی زبان برطانیہ نے ملک کی شہریت کیلئے نئی تجاویز کا اعلان کیا ہے۔ جو نئی تجاویز پیش کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ برطانوی شہریت کے خواہشمند افراد کیلئے انگریزی زبان سیکھنا اور برطانیہ کے قوانین اور قدروں سے آگاہی حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

سی ٹی بی ٹی کی توثیق چین نے امید ظاہر کی ہے کہ ایٹمی تجربات پر پابندی کے سمجھوتے سی ٹی بی ٹی کی جلد توثیق کر دی جائے گی۔ چین کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ سمجھوتے پر دستخط کر کے نیشنل پیپلز کانگرس کے حوالے کر دیا گیا ہے تاکہ اس کی توثیق کا جائزہ لیا جا سکے۔ چین کے علاوہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت امریکہ بھی ان 12 ملکوں میں شامل ہے جنہوں نے ابھی تک اس سمجھوتے پر دستخط نہیں کئے۔

Jasmine Guest Houses Islamabad
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A, G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE, #6, St#54, F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
Jasmine LODGE 2, #29, St26, F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail: Jasminelodges@hotmail.com

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	6۔ستمبر	زوال آفتاب	12-07
ہفتہ	6۔ستمبر	غروب آفتاب	6-29
اتوار	7۔ستمبر	طلوع فجر	4-22
اتوار	7۔ستمبر	طلوع آفتاب	5-45

کسی صوبے کی حق تلفی نہیں ہوگی وزیراعظم

میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم اور تھل کینال سب کے مفاد میں ہیں کالاباغ سمیت تمام ڈیم بنائیں گے۔ کسی صوبے کی حق تلفی نہیں ہوگی۔ کالاباغ ڈیم اور تھل کینال جیسے منصوبوں کو سیاسی ایشو نہ بنایا جائے۔ ان سے سندھ کو فائدہ ہوگا اور ملک میں بجلی کی کمی ختم ہوجائے گی۔ انہوں نے کہا میں 1985ء سے کالاباغ ڈیم کا حامی ہوں۔

القاعدہ ارکان کا پوری قوت سے تعاقب کیا جائیگا

دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود خان نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کا صفایا پاکستان کی اولین ترجیح ہے۔ القاعدہ کے ارکان کا پوری قوت سے تعاقب کیا جائے گا۔ پاک ایران افغانستان کے خارجہ سیکرٹریوں کی کانفرنس بلانے کا اصولی فیصلہ کیا گیا ہے امریکہ افغان پاکستان کے عسکری عہدیداروں کے سہ فریقی کمیشن کا اجلاس ستمبر کے وسط میں اسلام آباد میں طلب کیا گیا ہے۔

قبر کشائی کے بعد دوبارہ تدفین موضع چھنی

قریشیاں (بشیر آباد) ربوہ کی ایک احمدی خاتون کی وفات پر متوفیہ کی برادری نے اسے اپنے آبائی قبرستان ملحقہ دریائے چناب دفن کیا۔ بعض علماء کے احتجاج پر مقامی انتظامیہ کے کہنے پر قبر کشائی کی گئی اور اسے دوسرے قبرستان میں دفن کردیا گیا۔

(روزنامہ دن 5 ستمبر 2003ء)

بنوں آپریشن پر سرحد اسمبلی میں احتجاج

سرحد اسمبلی کے ارکان نے بنوں میں اسامہ بن لادن اور القاعدہ کے تلاش کے آپریشن کو ملکی سلامتی واستحکام کیلئے خطرناک قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ اس آپریشن کو فوری طور پر بند کیا جائے۔ آئی ایس پی آر کے ترجمان نے اس بارے میں کہا ہے کہ یہ معمول کی فوجی مشقیں ہیں کوئی آپریشن نہیں ہورہا۔

مسافروں کا پی آئی اے کے طیارے پر قبضہ

دوبئی سے آنے والی پرواز کے مسافروں نے اسلام آباد ائیر پورٹ پر پی آئی اے کے طیارے سے باہر آنے سے انکار کردیا۔ پرواز دبئی سے اسلام آباد پہنچی تو اعلان کیا گیا کہ خراب موسم کی بنا پر یہ پشاور نہیں جاسکے گی۔ اس پر مسافروں نے احتجاج کیا۔ مسافروں اور پی آئی اے انتظامیہ میں 3 گھنٹے تک مذاکرات جاری رہے۔ مسافروں کو بعدازاں بسوں کے ذریعے پشاور بھجوایا گیا۔

تاجر برادری کا دباؤ

سنٹرل بورڈ آف ریونیو (سی بی آر) نے تاجر برادری کے دباؤ پر سیلز ٹیکس ایکٹ متنازعہ سیکشن 1973ء کو مزید ایک ماہ کیلئے التوا میں ڈال دیا ہے اور اب سیکشن 1973ء پر 30 ستمبر 2003ء تک عملدرآمد معطل رہے گا۔

محکمہ تعلیم میں بھرتیاں کھل گئیں

حکومت پنجاب نے محکمہ تعلیم کیلئے نئی بھرتی پالیسی کا اعلان کردیا ہے۔ جس کے مطابق تمام بھرتی کنٹریکٹ پر ہوگی اور کسی بھی سکول میں کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والا ٹیچر اپنا تبادلہ کسی دوسرے سکول میں نہیں کرواسکے گا پرائمری سکول کے اساتذہ کو 4250 اور مڈل سکول کے ٹیچرز کی تنخواہ 4500 روپے ماہانہ ہوگی۔ تمام اضلاع میں بھرتی ڈی سی او کرے گا۔

معاشی پالیسی روزگار میں اضافے کا باعث بنے گی

وزیراعلیٰ پنجاب نے ہدایت کی ہے کہ صوبہ میں سوشل ڈویلپمنٹ کے پروگرام کو تیز کرنے کیلئے تمام ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل کی جائے انہوں نے کہا کہ وسائل کا استعمال اور ترقی کا سارا عمل شفاف طریقہ کار اور سخت فنانشل ڈسپلن کے تابع ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی معاشی پالیسی روزگار میں اضافہ، غربت کے خاتمہ اور ناخواندگی دور کرنے کا باعث بنے گی۔

کیبل آپریٹرز کے چار مطالبات منظور

ملک بھر کے کیبل آپریٹرز کی نمائندہ تنظیم "کیپ" اور حکومت کے درمیان ہونے والے مذاکرات کامیاب ہوگئے ہیں حکومت نے کیبل آپریٹرز کے پانچ میں سے چار مطالبات تسلیم کرلئے ہیں۔ جبکہ تفریحی انڈین چینلز کھولنے کے مطالبے سے دستبردار ہوگئے ہیں اس موقع پر وزیر اطلاعات نے کیبل آپریٹروں کو نظریہ پاکستان اور اسلامی تعلیمات کے منافی چینلز نہ دکھانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے لوپ آپریٹرز کیلئے چارجز میں 25ہزار روپے سے 10ہزار روپے کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا چیئرمین واپڈا بجلی کے کھمبوں کو استعمال کرنے پر فیس 40روپے سے کم کرکے 20روپے فی کھمبا کرنے پر رضامند ہوگئے ہیں۔

سیاسی ڈیڈلاک حکومت کی وجہ سے پیدا ہوا

پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کے رہنما مخدوم امین فہیم نے کہا ہے کہ ایل ایف او آئین کا حصہ نہیں ہے اور پارلیمنٹ کی دوتہائی اکثریت کی منظوری کے بغیر یہ آئین کا حصہ نہیں بن سکتا۔ اس بات پر تمام اپوزیشن جماعتیں متفق ہیں جبکہ حکومت کا موقف اس کے برخلاف ہے۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیاسی ڈیڈلاک حکومت کی وجہ سے پیدا ہوا۔ اپوزیشن کا احتجاج جاری ہے۔ آئینی ترامیم کا پیکج پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔

طالبان طرز کا اسلام جرم نہیں مجلس عمل کے

رہنما فضل الرحمن نے کہا ہے کہ پاکستان کے صوبہ سرحد میں ان کی پارٹی کی حکومت جو نظام قائم کرنے کی کوشش کررہی ہے وہ پاکستانی آئین کی حدود کے اندر ہے وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ طالبان طرز کا اسلام کوئی جرم نہیں کئی مقاصد انہوں نے افغانستان میں حاصل کئے۔ لیکن یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ افغانستان، افغانستان ہے اور پاکستان پاکستان۔ ہمیں پاکستان کی سیاسی صورتحال اور یہاں کی اپنی آئینی پوزیشن کو سامنے رکھتے ہوئے اقدامات کرنے ہوتے ہیں۔

دورہ نمائندہ مینجر الفضل

☆ادارہ الفضل مکرم منور احمد بجہ صاحب کو بطور نمائندہ مینجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع خانیوال وساہیوال میں بھیج رہا ہے۔

☆1۔ توسیع اشاعت الفضل

☆2۔ وصولی چندہ الفضل وبقایاجات

☆3۔ ترغیب برائے اشتہارات

تمام احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل)

ضرورت MBBS ڈاکٹر
برائے نزہت فری میڈیکل ڈسپنسری ریلوے روڈ ربوہ
رابطہ۔فون نمبر: 212993 (عصر تا مغرب)

Fix Price
اقصیٰ مارکیٹ گولبازار ربوہ

عمران آرکیڈ اینڈ گفٹ سنٹر
ہاتھ سے کڑھائی کئے ہوئے شیشے کے سوٹوں کا مرکز
اون کی بیڈشیٹ اور دھاگہ سے بنی ہوئی قمیصیں
0320-4894021

جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
دوبئی پراپرٹی سنٹر
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 213257
پروپرائٹر: سعید احمد۔ فون گھر: 212647

مین بازار میں چلتا ہوا کاروبار
انٹرنیٹ کیفے Don Valley
برائے فروخت
رابطہ: Office 214859 Home- 213821
ایڈریس انصی مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک بالائی منزل ربوہ

چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ـــ ہمدردانہ مشورہ
اوقات مطب: موسم گرما: صبح 8 بجے تا 12 بجے شام 6 بجے تا 8 بجے۔ جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 1 بجے شام 4 بجے تا 6 بجے۔ بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون 211434 212434 فیکس 0524 213999

Govt. LIC NO. ID-541
سبینا ٹریولز
Ph.211211-213760 Fax:215211
www.airborneservices.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29